وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور رسول معظم تم کو جو (احکام) دیں اُن کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں اُن سے باز رہو۔

شرح صحیح مسلم

جلد اوّل

مقدمہ، کتاب الایمان، کتاب الطہارۃ، کتاب الحیض، کتاب الصلوٰۃ

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

الطرفين المذمومين من ارسالها مطلقا ومن حلقها وقصها على وجه استيصالها[1]

(تو بہتر ہے) اور وہ قدر مستحب قبضہ کی مقدار ہے اور یہ مطلقاً ڈاڑھی چھوڑنے یا منڈوانے اور جڑ سے کاٹنے کی افراط اور تفریط والی مذموم جانبوں میں حد متوسط ہے۔

اسی طرح علامہ زبیدی حنفی نے لکھا ہے کہ جمہور کے نزدیک ڈاڑھی بڑھانا مستحب ہے لکھتے ہیں:

واستدل به الجمهور على ان الاولى ترك اللحية على حالها وان لا يقطع منها شيء۔[2]

اس حدیث میں (واعفوا اللحی) سے جمہور نے یہ استدلال کیا ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ ڈاڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اس میں سے کچھ نہ کاٹا جائے۔

امام ابوحنیفہ سے لے کر علامہ شامی تک ان تمام مستند اور مسلم فقہاء نے یہ تصریح کی ہے کہ ڈاڑھی میں قبضہ سنت ہے۔ اور ایک متاخر عالم شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے محض اپنی رائے سے یہ لکھا کہ قبضہ واجب ہے اور فقہاء کی ان عبارات میں سنت سے مراد یہ ہے کہ قبضہ کا وجوب سنت سے ثابت ہے[3] اور بعد کے بعض علماء نے بھی شیخ رحمہ اللہ کی پیروی کی (واضح رہے کہ شیخ نے قبضہ کو واجب لکھا ہے لیکن وجوب پر کوئی دلیل ذکر نہیں کی۔)

ہمارے نزدیک عبارات فقہاء میں شیخ رحمہ اللہ کی یہ تاویل صحیح نہیں ہے کیونکہ تاویل کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب دلائل شرعیہ اور قواعد فقہیہ سے قبضہ کا وجوب ثابت ہوتا اور اس کے برخلاف فقہاء نے قبضہ کو سنت کہا ہوتا، تب یہ کہنا درست ہوتا کہ یہاں سنت سے مراد یہ ہے کہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے جب کہ یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے، کیونکہ فقہاء کا قبضہ کو سنت اور مستحب کہنا دلائل شرعیہ اور قواعد فقہیہ کے مطابق ہے، اور اگر دلائل شرعیہ اور قواعد فقہیہ کا لحاظ کیے بغیر اس تاویل کو جائز قرار دیا جائے تو پھر فقہاء کی اصطلاحی تصریحات بازیچہ اطفال بن جائیں گی، اور ہر شخص اپنی رائے کے مطابق فقہاء کی تصریحات کو تبدیل کر سکے گا، واجب کو کہہ دے گا یہ ثابت کے معنی میں ہے، فرض کو کہہ دے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حرام نہیں ہے لہٰذا اس کا کرنا ضروری نہیں ہے اور حرام کو کہہ دے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فرض نہیں ہے، لہٰذا اس کا ترک ضروری نہیں ہے اور اس کا فعل جائز ہے۔ العیاذ باللہ!

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی تمام تر علمی خدمات اور عظمتوں کے باوجود بشر اور انسان تھے، نبی اور رسول نہ تھے، ان کی رائے میں خطا ہو سکتی ہے، نیز ان کو ایک محدث کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے ان کو فقیہ نہیں

[1] ملا علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ، شرح مسند امام اعظم ص ۲۱۰، مطبوعہ مطبع محمدی لاہور، ۱۳۰۷ھ
[2] علامہ سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی متوفی ۱۲۰۵ھ، اتحاف السادۃ المتقین ج ۲ ص ۴۱۹، مطبوعہ مطبعہ میمنیہ مصر، ۱۳۱۱ھ
[3] شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ، اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۲۱۲، ملخصاً، مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ

مانا گیا نہ ان کی کسی کتاب کو کتب فتاوٰی میں شمار کیا گیا ہے اور اگر کوئی شخص شیخ عبدالحق کو معصوم ماننے پر ہی مصر ہو یا ان کو مجتہد مطلق قرار دیتا ہو تو پھر ان تمام فقہاء کی عبارات میں تاویل کرنے کی بجائے خود شیخ رحمہ اللہ کی عبارات میں تاویل کر لی جائے اور یہ کہا جائے کہ شیخ رحمہ اللہ نے جو قبضہ کو واجب کہا ہے تو یہ واجب بمعنی ثابت ہے اور یہ جو لکھا ہے کہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ثبوت سنت میں موجود ہے۔ باقی یہ جو کہا جاتا ہے کہ عید واجب ہے اور اس کو سنت کہا گیا ہے اس کا اور دیگر شبہات کا جواب شرح صحیح مسلم جلد سادس میں ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاڑھی کے متعلق مصنف کا نظریہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

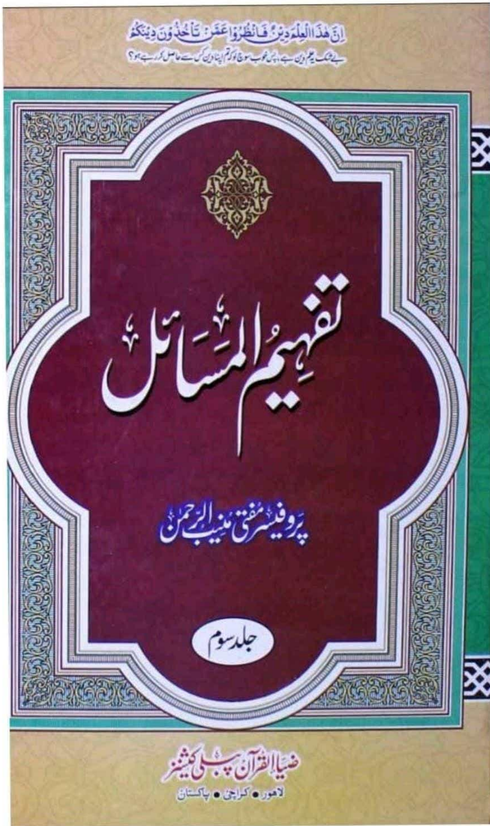
عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية الحديث۔[1]

دس چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں ان میں سے ایک مونچھیں کاٹ کر کم کرنا اور دوسری ڈاڑھی بڑھانا ہے۔ (الحدیث)

جب زبان رسالت سے ڈاڑھی بڑھانے کو سنت قرار دینے کی تصریح کر دی گئی ہے تو اب بعد کے کسی شخص کو ڈاڑھی میں قبضہ کی مقدار کو واجب قرار دے کر فرمان رسالت کو منسوخ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، بعد کا کوئی شخص کتنا ہی معظم اور مکرم کیوں نہ ہو اور اس کی دینی خدمات کتنی ہی رفیع کیوں نہ ہوں اس کے قول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح حدیث پر ترجیح نہیں دی جا سکتی! اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کا ذکر کر کے ان کا ایک ہی حکم بیان کیا ہے اور وہ ہے فطرت یعنی انبیاء سابقین کی سنت اور وہ دس چیزیں یہ ہیں: مونچھیں کاٹ کر کم کرنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، بغل کے بال نوچنا، زیر ناف بال مونڈنا، پانی سے استنجاء کرنا، کلی کرنا اور ختنہ کرنا۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہ لوگ اس حدیث میں مذکور باقی نو چیزوں کو سنت مانتے ہیں اور قبضہ تک ڈاڑھی بڑھانے کو واجب کہتے ہیں جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مذکور دس چیزوں کو صراحۃً سنت قرار دیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا تقاضا یہ ہے کہ کسی کمی اور بیشی اور اپنی رائے کے دخل کے بغیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو من وعن تسلیم کر لیا جائے اور از خود آپ کی حدیث میں کسی ترمیم اور تنسیخ کرنے کی جرأت نہ کی جائے کیونکہ ہم صرف مبلغ ہیں اور شارع نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ہمارے نزدیک ڈاڑھی منڈانا مکروہ تحریمی یا حرام ظنی ہے اور مطلقاً ڈاڑھی رکھنا واجب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی منڈانے کی مخالفت کا حکم دیا ہے (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۸ ص ۴۰۸) اور چونکہ احکام میں عرف اور عادت کا اعتبار ہوتا ہے اس لیے ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ڈاڑھی کی اتنی مقدار ہونی چاہیے جس پر عرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے خواہ وہ قبضہ سے ایک آدھ انگل کم ہو، اور معمولی اور

[1] امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ، صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۹، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ



تلے دفن ہو جائیں گے، ارشاد باری تعالیٰ حق اور سچ ہے:

فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ (الرعد:17)۔

(ترجمہ) ''یعنی جھاگ تو بے فائدہ ہونے کی وجہ سے زائل ہو جاتا ہے، لیکن جو چیز انسانیت کیلئے نفع رساں ہوتی ہے، (اللہ تعالیٰ کی توفیق سے) وہ زمین میں قرار ودوام پاتی ہے''۔آپ بھی ہمارے ساتھ اس دعا میں شریک ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل علامہ محترم کو اپنی تمام تر جسمانی، فکری، علمی اور عقلی قویٰ کی سلامتی کے ساتھ تادیر اپنے دین متین کی خدمت کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔

میں اہلسنّت وجماعت کو یہ خوشخبری سنانا بھی اپنی سعادت سمجھتا ہوں کہ مصنفاتِ علامہ سعیدی، شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کو ہمارے عہد کے دو ممتاز اکابر علماء اہلسنّت، علامہ عبدالحکیم شرف قادری اور علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہما العالی نے مسلکِ اہلسنّت وجماعت کے لئے مستند ومتفق علیہما قرار دیا ہے، یہ امر ملحوظ رہے کہ یہ دونوں اکابر ہمارے مسلک کے لئے حجت واستناد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان دونوں اکابر نے مذکورہ بالا کتب کی عبارات میں جن مقامات پر حذف، ترمیم وتبدّل یا تصحیح واضافے کا مشورہ دیا، علامہ صاحب نے بہ طیبِ خاطر اسے قبول فرمایا اور اب ان کتب کے آئندہ ایڈیشن اسی کے مطابق آرہے ہیں۔اہل علم کے لئے ایک ایمان افروز نوید یہ بھی ہے کہ علامہ صاحب نے ''نعمۃ الباری'' کے نام سے شرح صحیح بخاری کی تصنیف کا آغاز کردیا ہے، امید ہے کہ یہ ایک منفرد وممتاز شرح حدیث ہوگی اور اس کا انداز شرح صحیح مسلم سے مختلف ہوگا۔

ممکن ہے، مجھ سے کسی مسئلے کے تفہم یا تفہیم میں خطا ہوگئی ہو، اگر کوئی صاحبِ علم میری کسی خطا پر مطلع ہوں تو از راہِ کرم اصلاح فرما کر عند اللہ ماجور ہوں، میں ہمیشہ ان کا ممنون رہوں گا۔

مفتی عبدالرزاق نقشبندی دارالافتاء میں میرے معاون ہیں اور اس کتاب میں درج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ

سنہ ۱۳۹۶ھ سنہ ۱۹۷۶ء

جلد دوم

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ملنے کا پتہ نعیمی کتب خانہ گجرات

ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۹ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون: ۷۲۲۵۰۸۵۔ ۷۲۲۱۹۵۳

شامی کی عبارت پیش کر دی۔ مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۱ پر ارشاد ہے۔ وَحُرْمَۃُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَاَھْلُ الْعِرَاقِ وَمَذْھَبُ الشَّافِعِیِّ کَرَاھَتُہٗ وَھُوَ الْمَشْھُوْرُ مِنْ مَذْھَبِ مَالِکٍ۔ یعنی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک قوالی مکروہ ہے۔ اور عند الفقہاء جب مکروہ مطلق ہو تو کراہت تحریمی ہی مراد ہوتی ہے چنانچہ فتاویٰ فتح القدیر اور کبیری شرح منیہ ص ۵۶۷ پر ہے۔ فَاِنَّ اِطْلَاقَ الْکَرَاھَۃِ یُفِیْدُ کَرَاھَۃَ التَّحْرِیْمِ اور مکروہ تحریمی بدرجہ حرام ہے۔ مدارج النبوت میں بھی یہی اشارہ ہے اور قانون اسلامیہ کے مطابق۔ اجماع امت حجۃ قطعیہ ہے، جیسا کہ ابھی تفسیرات احمدیہ کی عبارت پیش کی۔ اور حجۃ قطعیہ سے حرمت قطعیہ ثابت ہو جاتی ہے۔ ثابت ہوا کہ قوالی حرام قطعی ہے۔ مصنف صاحب بھی احیاء العلوم کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں کہ امام شافعی کی روایت میں دف مع جلاجل بجانا جائز ہے۔ احیاء العلوم کی یہ عبارت میری نظر سے نہ گزری۔ مصنف ص ۳۷ پر فرماتے ہیں۔ سُئِلَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَحْ وَسُفْیَانُ ثَوْرِیْ رَحْ عَنِ الْغِنَاءِ فَقَالَا لَیْسَ مِنْ کَبَائِرِ وَلَا مِنَ الصَّغَائِرِ (بحوالہ تذکرہ حمد ونیہ) ہم پہلے صفحات پر طبری کی عبارت پیش کر چکے ہیں کہ اَمَّا اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَضْ کَانَ یُکْرِہُ ذَالِکَ وَیَجْعَلُ سِمَاعَ الْغِنَاءِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَکَذَالِکَ سَائِرُ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ سُفْیَانُ ثَوْرِیْ وَحَمَّادٌ وَاِبْرَاھِیْمُ (الخ) دیکھیے! دونوں عبارات میں کتنا تعارض۔ تفسیرات احمدیہ ص ۲۲۵ پر ارشاد ہے۔ کہ حلت اور حرمت کی دو طرف دلیلیں ملتی ہوں تو حرمت کی دلیل معتبر ہوگی۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔ وَاِذَا نَظَرْتَ اِلٰی ضَابِطَۃِ الْاُصُوْلِ یُوْجِبُ حُرْمَتَہٗ اَحَدُھُمَا اَنَّہٗ اِذَا تَعَارَضَ الْمُبِیْحُ وَالْمُحَرِّمُ کَانَ الْعَمَلُ بِالْمُحَرِّمِ اَوْلٰی۔ آگے چل کر مصنف صاحب اقوال صوفیاء ذکر فرماتے ہیں جس میں مصنف بہت جگہ زیادتی بھی کر جاتے ہیں (اللہ ہدایت دے) چنانچہ ص ۳ پر فرماتے ہیں کہ مدارج النبوت باب التغنی جلد اول میں ہے۔ "امام اعظم کے ہمسایہ میں ایک (مراثی) عمر نامی تھا۔ وہ ہر رات کو آلات کے ساتھ غنا کرتا تھا۔

اقول یہ مصنف کی زیادتی ہے۔ مدارج النبوت باب التغنی میں آلات کا ذکر نہیں صرف جلد اول ص ۴۴۵ پر یہ ہے کہ وہ ہر رات غناء کرتا تھا۔ چنانچہ عبارت اس طرح ہے۔

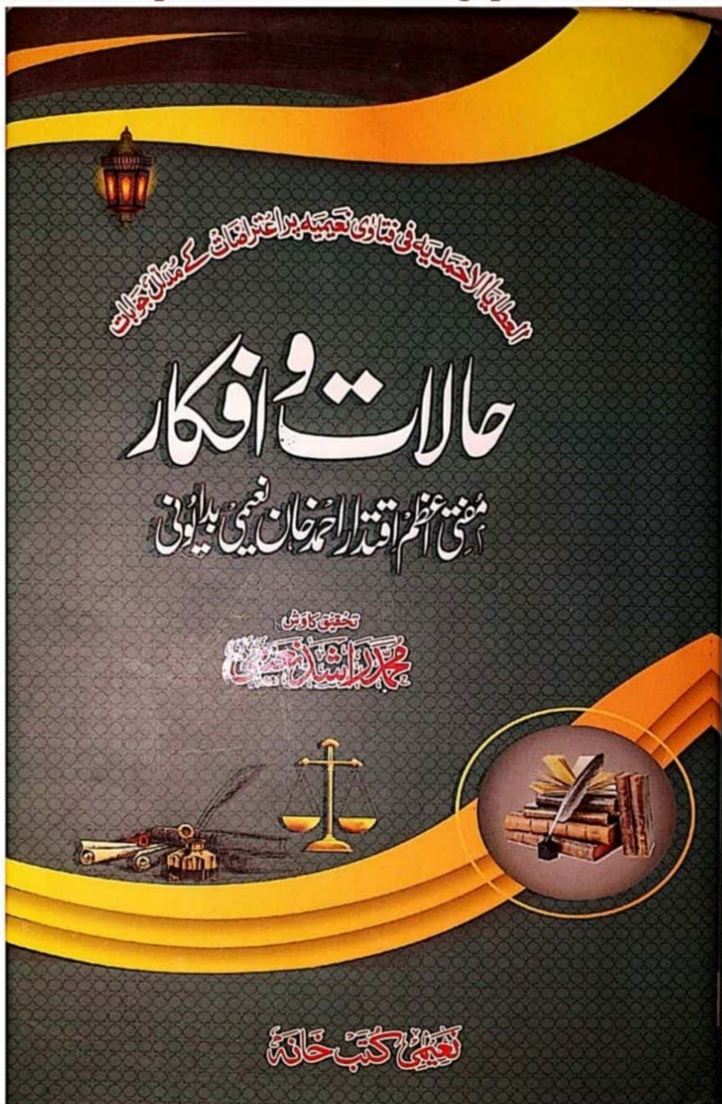
" ونقل کردہ اند کہ امام ابوحنیفہ را ہمسایہ بود کہ ہر شب بر میخاست وتغنی میکرد (الخ)

یہاں کہیں بھی مزامیر کا نام تک نہیں۔ ترجمہ۔ یہ کہ امام صاحب کا ایک ہمسایہ تھا جو کہ ہر رات گانے گایا کرتا تھا۔ مصنف نے اپنے پاس سے آلات کا نام لے کر کتنی بڑی خیانت کی ہے واضح رہے کہ مدارج کے مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی نہ فقہا، میں شامل نہ صوفیاء میں

بلکہ آپ محدثین میں ہیں۔ شریعت کی دلیل نہ صوفی کا قول ہے نہ محدث کا۔ بلکہ اسرار میں صوفی کی بات معتبر احادیث میں محدث کی احکام میں فقہاء کی اس تقسیم کو قائم رکھو گے تو فتنہ ختم ہو گا اور پھر حضرت محدث دہلوی نے قوالی کے بارے اپنا کوئی حکم نافذ نہیں کیا بلکہ جس طرح دو بیٹے جھگڑا کریں تو باپ اپنی حکمتِ عملی سے کچھ ایک کی کچھ دوسرے کی تائید کر کے صلح کرا دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت شیخ نے فقہاء اور صوفیاء میں اس طرح صلح کرائی کہ فقہاء کو کچھ سختی سے منع فرمایا اور صوفیاء کو حکم دیا کہ تم اپنی قوالیاں درست کر لو۔ جو حکایت و دلائل و عبارات شیخ علیہ الرحمتہ نے نقل فرمائے وہ سب ایک کتاب غیر معتبر سے نقل فرما دئیے۔ خود تحقیق نہیں کی اس کتاب کا نام (تذکرہ) ہے اور شیخ نے مصنف کو صاحبِ تذکرہ کے لقب سے متعدد جگہ یاد کیا۔ اور یہ کتاب محققین کے نزدیک قابلِ اعتبار نہیں۔ خود حضرت شیخ بھی اس پہ کامل جزم نہیں رکھتے۔ خود بعض جگہ فرماتے ہیں۔ کہ ایں روایت بے توثیق قبول نتواں کرد چہ از حدّ خود تجاوز نمودہ است۔ ثابت ہوا کہ جاہل صوفیوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ اپنی بات منوانے کے لیئے خیانتیں بھی کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ اس رسالے کے مصنف نے کیا اور جھوٹی من گھڑت حکایات بھی بنا لیتے ہیں۔ جیسا کہ مدارج نے ثابت کیا۔ اس لیئے محدثین کے نزدیک صوفی روایت معتبر نہیں۔ دیکھو اصولِ حدیث کی کتاب مصنف صاحب ص۱۴۱ پر لکھتے ہیں۔ حضرت خواجہ ابو یوسف سے منقول ہے کہ وہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد تھے۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حسن علیہ السلام کہنا یا تو کاتب کی غلطی ہے یا مصنف نے خود لکھا ہے اگر خود لکھا تو ثابت ہوا کہ مصنف اس بات سے بےخبر ہیں کہ یہ رافضیوں شیعوں کا ہی طریقہ ہے۔ اہلِ سنت کے نزدیک بجز انبیاء و ملائکہ کسی کو علیہ السلام کہنا جائز نہیں۔ چنانچہ مسلم شریف جلد اوّل ص۱۸ وَكَذَالِكَ يُكْتَبُ عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَالِكَ يَتَرَضّٰى۔ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ یعنی صحابہ کرام کو صرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جائے۔ درِّ مختار جلد پنجم ص۳۴۹ پر فرماتے ہیں:۔ وَكَذَا لَا يُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ۔ اَيْ اِسْتِقْلَالًا۔ یعنی انبیاءِ کرام کے سواء کسی اور پر درود بھیجنا منع ہے۔ لفظ عَلَيْهِ السَّلَامُ بھی درود شریعت کے درجے میں ہے۔ اسی لیئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر صرف علیہ السلام کہہ دینا وجوب کو ادا کر دیتا ہے۔ بہت جگہ صرف فرشتوں کے لیئے اور انبیاء کرام کے لیئے علیہ السلام کہنا کافی ہوتا ہے۔ کیونکہ علیہ السلام کا لفظ حقیقتاً درود شریف کے لیئے مختص ہے چنانچہ تفسیر روح البیان جلد ہفتم صفحہ نمبر ص۲۲۸ پر ہے:۔ وَاَمَّا السَّلَامُ فَهُوَ فِيْ

بریلوی اقتدار احمد نعیمی بریلویت میں معتبر

بریلوی اقتدار احمد نعیمی کو جو بھی بریلوی اہلسنّت سے خارج اور بریلویت سے خارج سمجھے وہ جاہل اور بےوقوف ہیں۔

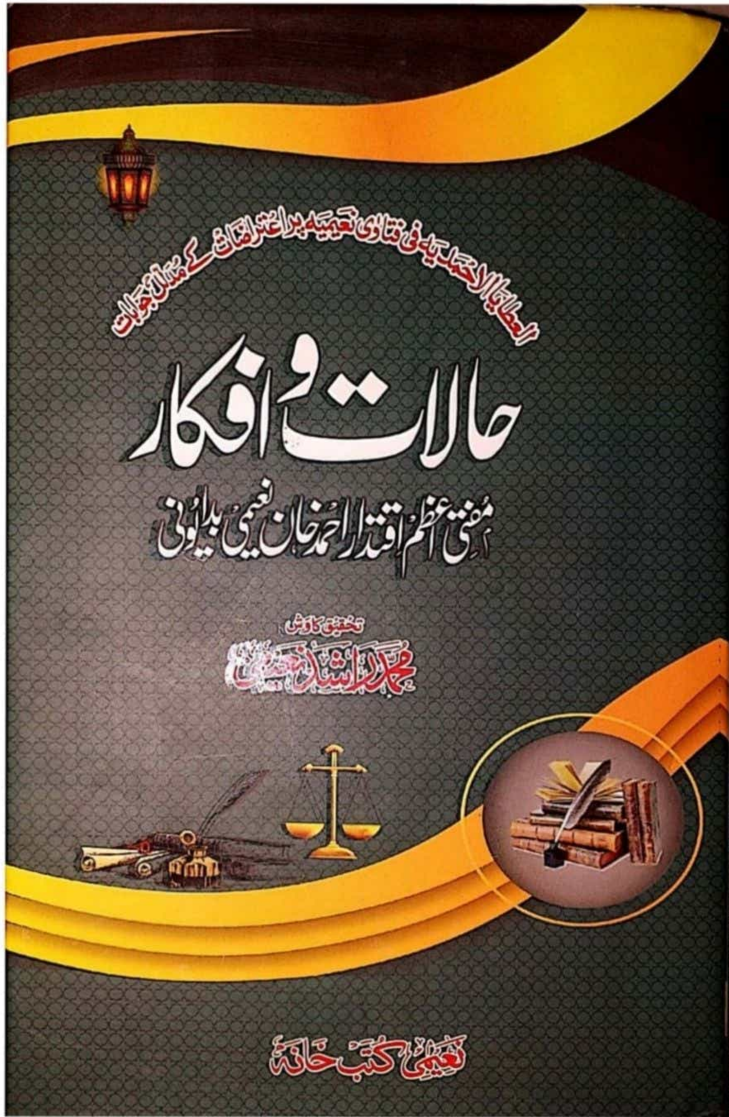


ترین مجموعہ۔ علاوہ ازیں کہ حضور مفتی اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے غیر مطبوعہ فتاویٰ کی تعداد ۲۵۰۰ سے زائد ہے واللہ اعلم۔ حضرت مفتی اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے طبع شدہ فتاویٰ جات ایک نظر دیکھنے والے ناظر کو دعوت مطالعہ دیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور تحقیق ایسی کہ اس کے غیر میں کم ملے الحمد للہ۔ قارئین محترم آپ سے بانظر انصاف عدل کی توقع ہے کہ کیا اتنے علماء اور مشائخ و عظام کا جس ہستی سے استفسار کرنا اور جواب پانا پھر بار بار مستفتی بن کر جوابات حاصل کرنا آخر ضرور وقعت عظیمہ رکھتا ہے نہ کہ چند جہلاء زمانہ کی یہ ہرزہ سرائی معاذ اللہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی سند کا درجہ نہیں رکھتے اور اہل سنت سے خارج ہیں! کیا وقعت رکھتی ہے۔ اور معترضین سے بھی التماس ہے کہ خدارا اِن احقاق کو حق کی نظر سے دیکھو تصلّب دینی سے کام لو نہ کہ تعصب دینی سے اور ان حوالہ جات مع محاسن فتاویٰ نعیمیہ اور اکابرین وقت کا بیان فرمانا اور حضور مفتی اسلام رحمۃ اللہ علیہ کو سند کا درجہ دینا کیا بتا رہا ہے کہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی چھوڑ کر ان فقہاء اُمت کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جاؤ، تاکہ بازار محشر میں کچھ نہ کچھ قیمتی ہو کر نکلو۔ ہدایت میرے رب کریم و رحیم کے ذمے کرم پر ہے جسے چاہے نواز دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان، صحت، سلامتی عطا فرمائے۔ آمین۔

بعض جاہل بے وقوف لوگوں نے مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ شریف پر اعتراض کرتے ہوئے ان کو عقائد اہل سنت و جماعت سے منحرف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کے فتاویٰ شریف پر جاہلانہ و متعصبانہ اعتراضات کیے ہیں، ان نوخیز لونڈوں اور خود ساختہ مفتیوں میں عظمت شاہ ہزاری مفتی حنیف قریشی راولپنڈی اور امتیاز شاہ کاظمی وغیرہ اور انکے تین بڑے مثلاً مفتی غلام رسول جماعتی، ریاض شاہ، شاہ عبد القادر، دراصل یہ باذات خود رافضی ہیں وتقیہ کر کے اہل سنت و جماعت میں گھس گئے اور جو عقائد رافض کے ہیں ان کو اہل وسنت میں داخل کرنے کی مومزم کوشش کر رہیں ہم عظمت شاہ گیلانی کی کتاب جو ان لوگوں کے نظریات کی نمائندہ ہے اور انکی متفقہ کاوشوں سے شائع ہوئی کا مختصراً جواب عرض کرتے ہیں

بریلوی اقتدار احمد نعیمی بریلویت میں معتبر

بریلویوں خود دیکھو اور پڑھو کیسے بریلوی مولوی ابو داؤد محمّد صادق، اقتدار احمد نعیمی کی تائید و تعریف اور معتبر ہونے کا ذِکر کر رہا ہے۔



(فتاویٰ نعیمیہ علمائے معاصرین کی نظر میں محاسن فتاویٰ)

۱۔ حضرت مولانا ابو داؤد صادق صاحب صادق ملت اکثر فرمایا کرتے کہ صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فقہ میں مہارت تامہ رکھتے ہیں اور ان کے لکھے ہوئے فتاویٰ سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں انہی کی زبانی جنیے فرماتے ہیں کہ آج کل بعض لوگ نئی روشنی کے زیر اثر ہیں اُنکو سمجھانا اشد ضروری ہے ان کو علماء اہل سنت سے اختلاف ہے۔ آپ کی تحریر بھی اُنکے سمجھانے میں بہت زیادہ معاون ثابت ہوگی، دلائل اور مضمون کی طوالت کی چنداں ضرورت نہیں صرف آپ کے چند الفاظ ہی سند کیلئے کافی ہیں اہل سنت کو آپ کی ذات پر مکمل اعتماد ہے۔

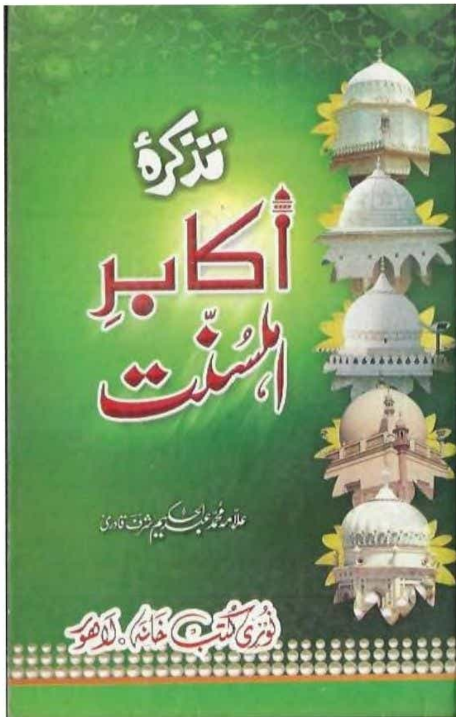
فقط والسلام مختصر جواب
ابو داؤد محمد صادق غفرلہ
گوجرانوالہ ۲-۱۹۷۲-۱۱-۲

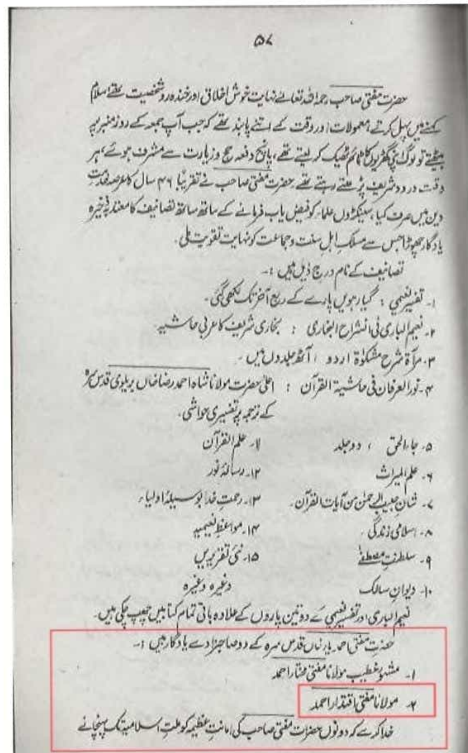
۲۔ حضرت مولانا مفتی سید غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ، ۱۳۴۱ھ/۱۴۰۷-۱۹۲۲/۱۹۸۷ء

یہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی مصنف کتب کثیرہ اور سیدی صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کے منظور نظر صاحبان میں سے تھے علاوہ ازیں کہ ان حضرت کو حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ سے رشتہ داری کا بھی شرف حاصل تھا۔ یہ حضرت دو دفعہ گجرات تشریف لائے۔ پہلی دفعہ قبلہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں اور دوسرے یعنی ۱۸ جون ۱۹۷۸ء کو مع اپنے رفقاء سفر انکی ملاقات حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتی ہے بعد ملاقات کے حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان کو فتاویٰ نعیمیہ شریف کی جلد بطور تحفۃ دیتے ہیں۔ یہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ شریف کے مطالعہ کے بعد اس فتاویٰ شریف کے خصائص سرمدیہ لکھ کر بھیج دیتے ہیں کہ ان کو فتاویٰ کی آخری جلد کے شروع میں لگا دیا جائے۔ تو اُنکی خواہش کے مطابق ان خصائص کو فتاویٰ نعیمیہ شریف کی جلد ۵ کے شروع میں لگا دیا گیا ہے۔

بریلوی اقتدار احمد نعیمی بریلویت میں معتبر

دیکھئے بریلوی مولوی عبد الحکیم شرف قادری کیسے دعائیہ کلمات اقتدار احمد نعیمی کے حق میں کر رہا ہے،
" خُدا کرے دونوں حضرات مُفتی صاحب کی امانتِ عظمیہ کو ملّت اسلامیہ تک پہنچائے اور زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوں".




۵۷

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نہایت خوش اخلاق اور خندہ رو شخصیت تھے اسلام کہنے میں پہل کرتے معمولات اور وقت کے اتنے پابند تھے کہ جب آپ جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتے تو لوگ اپنی گھڑیوں کا ٹائم ٹھیک کر لیتے تھے، پانچ دفعہ حج و زیارت سے مشرف ہوئے، ہر وقت درود شریف پڑھتے رہتے تھے، حضرت مفتی صاحب نے تقریباً ۴۶ سال کا عرصہ خدمت دین میں صرف کیا، سینکڑوں علماء کو فیض یاب فرمانے کے ساتھ ساتھ تصانیف کا معتدبہ ذخیرہ یادگار چھوڑا جس سے مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کو نہایت تقویت ملی۔

تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:-

۱۔ تفسیر نعیمی : گیارھویں پارے کے ربع آخر تک لکھی گئی۔
۲۔ نعیم الباری فی انشراح البخاری : بخاری شریف کا عربی حاشیہ
۳۔ مرآۃ شرح مشکوٰۃ اردو : آٹھ جلدوں میں۔
۴۔ نور العرفان فی حاشیۃ القرآن : اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کے ترجمہ پر تفسیری حواشی۔

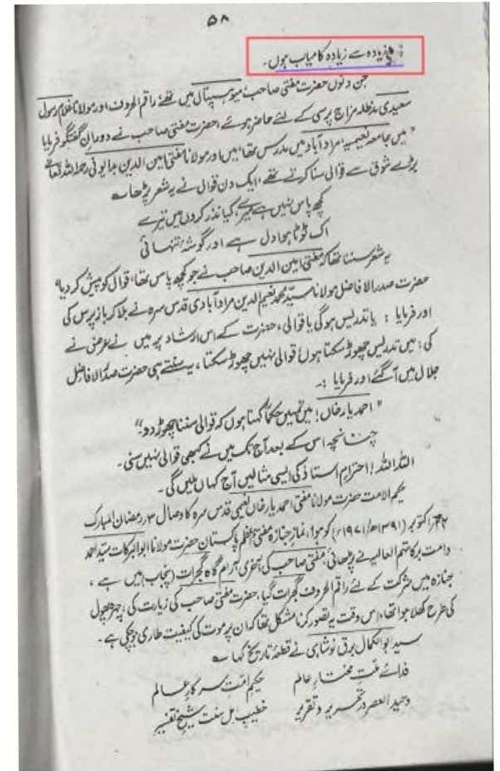
۵۔ جاء الحق ، دو جلد	۱۱۔ علم القرآن
۶۔ علم المیراث	۱۲۔ رسالۂ نور
۷۔ شانِ حبیب الرحمٰن من آیات القرآن	۱۳۔ رحمتِ خدا بوسیلۂ اولیاء
۸۔ اسلامی زندگی	۱۴۔ مواعظِ نعیمیہ
۹۔ سلطنتِ مصطفیٰ	۱۵۔ نئی تقریریں
۱۰۔ دیوانِ سالک	وغیرہ وغیرہ

نعیم الباری اور تفسیر نعیمی کے دو تین پاروں کے علاوہ باقی تمام کتابیں چھپ چکی ہیں۔

حضرت مفتی احمد یار خاں قدس سرہ کے دو صاحبزادے یادگار ہیں:-

۱۔ مشہور خطیب مولانا مفتی مختار احمد
۲۔ مولانا مفتی اقتدار احمد

خدا کرے کہ دونوں حضرات مفتی صاحب کی امانتِ عظمیہ کو ملتِ اسلامیہ تک پہنچانے


۵۸

میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوں۔

جن دنوں حضرت مفتی صاحب میو ہسپتال میں تھے، راقم الحروف اور مولانا غلام رسول سعیدی مدظلہ مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے، حضرت مفتی صاحب نے دوران گفتگو فرمایا "میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں مدرس تھا، میں اور مولانا مفتی امین الدین بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ بڑے شوق سے قوالی سنا کرتے تھے، ایک دن قوال نے یہ شعر پڑھا

کچھ پاس نہیں ہے تیرے کیا نذر کروں میں تیرے
اک ٹوٹا ہوا دل ہے اور گوشۂ تنہائی

یہ شعر سننا تھا کہ مفتی امین الدین صاحب نے جو کچھ پاس تھا، قوال کو پیش کر دیا"
حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ نے بلا کر باز پرس کی اور فرمایا : یا تدریس ہوگی یا قوالی، حضرت کے اس ارشاد پر میں نے عرض کی : میں تدریس چھوڑ سکتا ہوں قوالی نہیں چھوڑ سکتا، یہ سنتے ہی حضرت صدر الافاضل جلال میں آ گئے اور فرمایا :-

" احمد یار خاں! میں تمہیں حکماً کہتا ہوں کہ قوالی سننا چھوڑ دو"۔
چنانچہ اس کے بعد آج تک میں نے کبھی قوالی نہیں سنی۔
اللہ اللہ! احترامِ استاذ کی ایسی مثالیں آج کہاں ملیں گی۔

حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہ کا وصال ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ (۲۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو ہوا، نمازِ جنازہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی، مفتی صاحب کی آخری آرام گاہ گجرات (پنجاب) میں ہے، جنازہ میں شرکت کے لئے راقم الحروف گجرات گیا، حضرت مفتی صاحب کی زیارت کی، چہرہ پھول کی طرح کھلا ہوا تھا، اس وقت یہ تصور کرنا مشکل تھا کہ ان پر موت کی کیفیت طاری ہو چکی ہے۔

سید ابو الکمال برق نوشاہی نے قطعۂ تاریخ کہا

فدائے سنتِ مختارِ عالم | حکیم امتِ سرکارِ عالم
وحید العصر در تحریر و تقریر | خطیب اہل سنت شیخ تفسیر

بریلوی اقتدار احمد نعیمی بریلویت میں معتبر

بریلوی مولوی عبد الرزاق بھترالوی نے اقتدار احمد نعیمی کی تفسیر کی تائید کی اور اقرار کیا کہ اقتدار احمد نعیمی کی تفسیر سے بریلوی عبد الرزاق بھترالوی کو بولنے کا سلیقہ آیا۔

کتاب لاریب کی توضیحات وتشریحات، علوم عقلیہ ونقلیہ کی روشنی میں
علمی وتحقیقی ذوق رکھنے والوں کے لئے قدیم وجدید احکامات ومسائل پر ابحاث کا حسین مرقع
تفسیر القرآن بالقرآن، ارشادات نبویہ، اقوال صحابہ، تحقیقات اسلاف اور روایات صحیحہ پر مشتمل تفسیر

مسمّٰی بہ

نجوم الفرقان

من تفسیر آیات القرآن

جلد اوّل

مقدمہ تفسیر وسورۂ فاتحہ

از رشحات قلم

محقق اہلسنت
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
عبد الرزاق بھترالوی حطاروی
مدظلہ العالی

ناشر ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی پاکستان

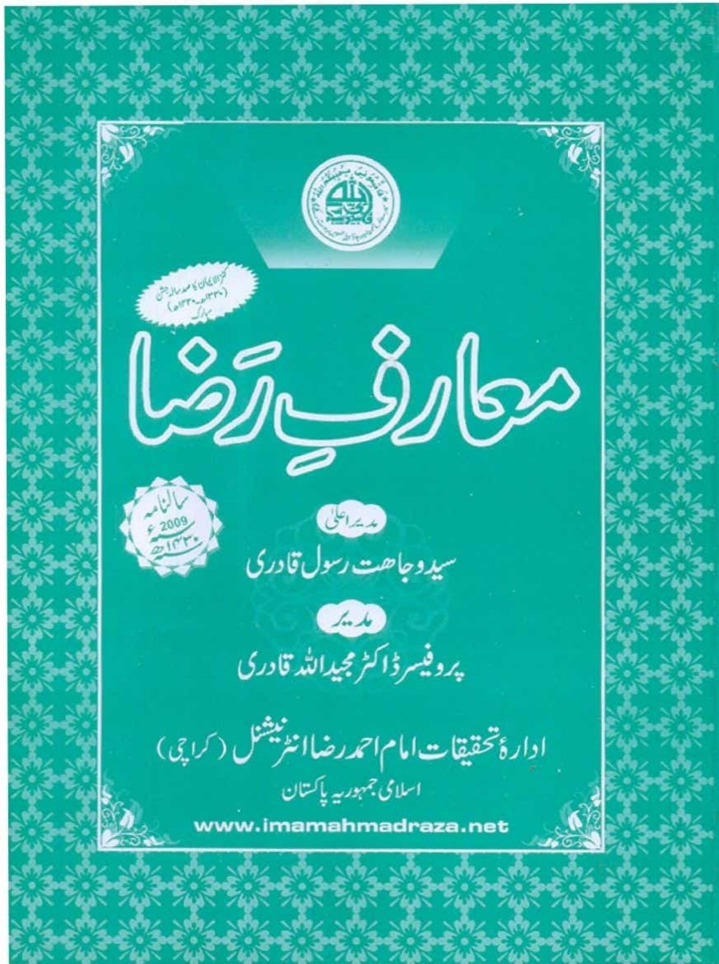
میری کتاب تذکرۃ الانبیاء کو دیکھ کر گوجرانوالہ سے ایک مولانا صاحب مجھے ملنے کی غرض سے جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں تشریف لائے لیکن میں وہاں سے چھٹی کر کے اسلام آباد اپنی رہائش گاہ میں آچکا تھا۔ وہ ایک عزیز طالب علم نصیر الدین کو ساتھ لے کر اسلام آباد آگئے۔

انہوں نے بھی تفسیر لکھنے کے متعلق فرمایا خیال رہے کہ میں مولانا صاحب کے اسم گرامی کو تو بھول گیا ہوں لیکن ان کے اخلاق حسینہ کو نہیں بھولا۔ ان تمام ارشادات کی تعمیل پر عمل کرنے میں جہاں رکاوٹ کم علمی تھی وہاں یہ بھی خیال آرہا تھا کہ تفسیر نعیمی کے آٹھ پارے حضرت علامہ مفتی احمد یار خان رحمہ اللہ کی علمی، تحقیقی تفسیر ہے اس سے آگے آپ کے صاحبزادہ اقتدار احمد خان صاحب کی بھی بہتر تفسیر ہے مجھے بولنے کا کچھ سلیقہ ہی تفسیر نعیمی سے آیا اس تفسیر کے ہوتے ہوئے۔ اور مفکر اسلام حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ رحمہ اللہ کی عظیم تفسیر ضیاء القرآن کے ہوتے ہوئے اور حضرت علامہ ابوالحسنات رحمہ اللہ کی تفسیر حسنات کے ہوتے ہوئے میرا تفسیر لکھنا کس مقصد کے پیش نظر ہوگا۔ وہ مقصد یوں سامنے آگیا کہ ایک مرتبہ کمال مہربانی فرماتے ہوئے استاذی المکرم حضرت مولانا عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ العالی غریب خانہ میں تشریف لائے۔ تو آپ نے دوران گفتگو فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ میں قرآن پاک کی خدمت کروں کیونکہ جس کتاب کو سمجھنے کے لئے ہم کتنے ہی علوم کتنے سالوں میں پڑھتے ہیں۔ اس کا بھی تفصیلی مطالعہ کرنا چاہئے۔ گویا کہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جب تک قرآن پاک کی تفسیر لکھنی نہ شروع کی جائے اس وقت تک تفصیلی طور پر تفاسیر کا مطالعہ نہیں ہوسکتا۔ آپ کے اسی ارشاد سے میرے دل میں بھی تفاسیر کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوگیا۔ لیکن پھر بھی تحریر کی طرف آتے ہوئے ڈر محسوس ہورہا تھا۔ دل کو تسلی دیتا پھر ارادہ بدل لیتا۔

تھوڑے ہی عرصہ کے بعد "المصطفیٰ ویلفیر سوسائٹی ایف سکس ون اسلام آباد" میں مجھے درس قرآن کے لئے مدعو کیا گیا وہاں سٹیج سیکرٹری رانا گل نواز صاحب نے میرا تعارف کراتے ہوئے یہ بھی کہا کہ یہ آج کل قرآن پاک کے حاشیہ کا کام کر رہا ہے۔ اگرچہ میں نے اپنے درس کی ابتداء میں ہی کہہ دیا کہ قرآن پاک کے حاشیہ کا کام میں نہیں کر رہا بلکہ یہ ایک تصوراتی خاکہ ہے لیکن میں نے اپنے لئے اس اعلان کو نیک فال سمجھتے ہوئے جمعہ کو درس تھا پیر کو بوقت سحر اس نیک کام کا آغاز کر دیا صحت

بریلوی اقتدار احمد نعیمی بریلویت میں معتبر

بریلوی مولویوں کا اعلان کہ اقتدار احمد نعیمی کی لکھی گئی تفسیر کنز الایمان کی روشنی میں اور احمد یار خان نعیمی کی تقلید میں لکھی گئی ہے۔



شاندار ماں والے کہ جناب آمنہ جیسی شان والی بی بی جو محمد مصطفےٰ کی ماں ہیں نہ پیدا ہوئی نہ پیدا ہو، بے مثال کی بے مثال ماں رضی اللہ عنہا یا امّی کے معنی ہیں ماں کے پیٹ سے عالم و عارف پیدا ہونے والے جن کے دامن پر کسی کی شاگردی کسی کی مریدی کسی سے فیض لینے کا دھبہ نہیں (۱۹)

"کنزالایمان" اپنے مفسّرین کی نظر میں اعلیٰ عمدہ اور بہتر ترجمہ ہے کہ مترجم امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے "نبی" کا ترجمہ، غیب کی خبریں دینے والے۔ "امّی" کا ترجمہ! بے پڑھے" تحریر فرمایا اور مفسّرین نے اسے ثابت کیا ہے، جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرمالیا ہے جو کہ علمی اور ایمان افروز تفسیریں ہیں۔ علامہ احمد یار خاں نعیمی" کی تفسیر "نورالعرفان" مکمل ہے اور عرصہ قبل ادارہ "استقامت" نے شائع کیا تھا، اور "اشرف التفاسیر" نو پارے کی نو جلدوں میں کئی ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں، نویں پارے سے آگے آپ کے صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی نے کی ہے۔ آپ کی لکھی ہوئی تفسیر یعنی ۱۰ پارے سے ۱۵ پارے کی ۶ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ یہ تفسیر بھی۔ ترجمہ کنزالایمان کی روشنی میں لکھی گئی اور علامہ احمد یار خاں نعیمی کی مکمل تقلید کی گئی ہے، ان کے علاوہ دیگر تفاسیر بھی ہیں جو عام نہیں ہیں مثلاً:

۱۔ مفتی اعجاز ولی خاں: تنویر القرآن علی کنزالایمان۔ ۱۳ پارے قلمی "جہانِ رضا" لاہور کی رپورٹ کے مطابق فروری ۱۹۹۳ء تک مذکورہ تفسیر شائع نہیں ہوئی تھی۔

۲۔ مولانا محمد حشمت علی خاں: جواہر الایقان فی توضیح کنزالایمان۔ ۳ پارے

۳۔ مولانا محمد حشمت علی خاں:۔ امداد الادیان فی تفسیر القرآن، علی کنزالایمان

۴۔ علامہ محمد عبدالمصطفیٰ ازہری:۔ تفسیر ازہری موسوم بہ اسم تاریخی۔ ۵ پارے کراچی

۵۔ مولانا غلام معین الدین:۔ تفسیر البیان۔ پارہ اوّل۔ لاہور

۶۔ مفتی ریاض الدین قادری:۔ تفسیر ریاض القرآن (جلد اوّل) ۴،۱، ۶ پارے

۷۔ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی:۔ تفسیر فی ترجمۃ القرآن عرف ترجمہ قاری۔ لاہور

۸۔ مولانا محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی۔ تفسیر نبوی (پنجابی سے اردو ترجمہ۔ ۱۵ جلدیں)(۲۰)

ان تفاسیر کے علاوہ اور بھی تفاسیر ہوں گی، جن کی تحقیق ضروری ہے۔ علاوہ ازیں کچھ اہل علم نے صرف ایک یا دو سورتوں کی تفسیر کنزالایمان کی روشنی میں کی ہیں، جیسے شباب الدین بن محمود بن ابراہیم (۲۱) نے مصباح العاشقین (تفسیر الضحیٰ) کنزالایمان کی روشنی میں تحریر فرمایا ہے۔ صرف ایک آیت کی تفسیر پیش نظر کر رہا ہوں۔

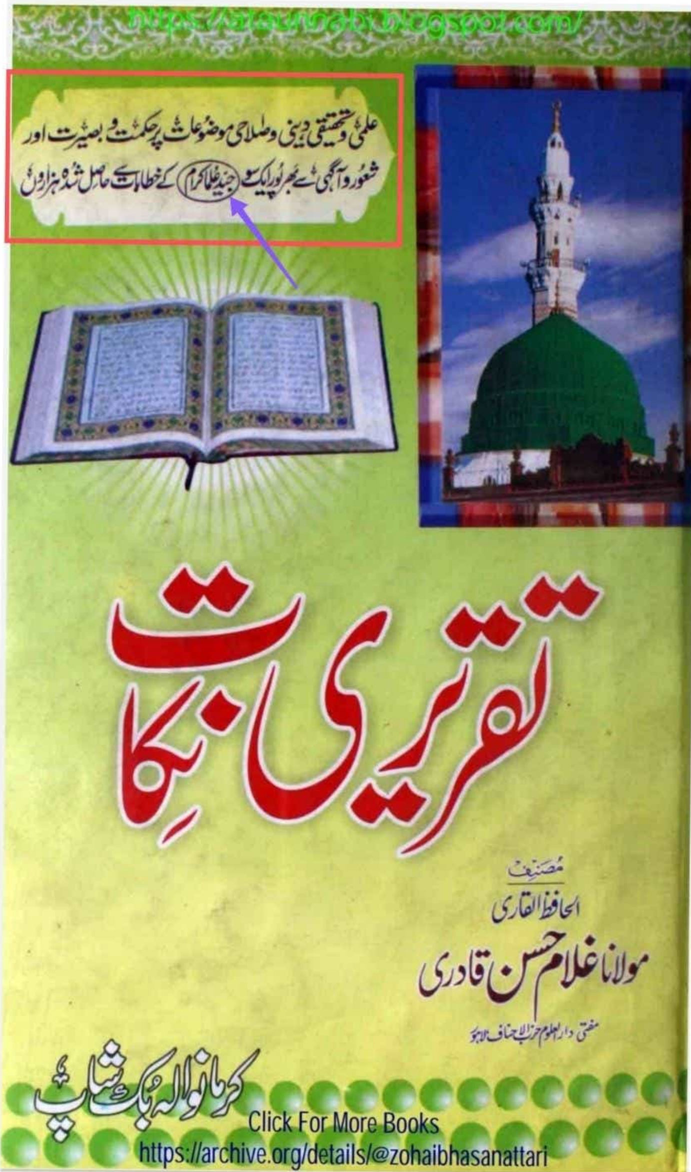
وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔

اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

البتہ اس آیت شانِ نزول یہ ہے کہ ایک دن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بازار سے گزرے بڑے بڑے اور اچھے سیب بک رہے تھے، عثمان بن عفان نے ان سیبوں کو خرید لیا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور سید عالم ﷺ کی نظر کے سامنے رکھا، پیغمبر علیہ السلام چاہتے تھے کہ ان سیب کو توڑیں کہ اتنے میں سائل آ گیا اور کہنے لگا التوفیق شی عزیز، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سیب سائل کو دے دیا، عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور سائل کے پاس گئے اور اس سیب کو خرید لیا۔ پیغمبر علیہ السلام کے سامنے لائے، پیغمبر علیہ السلام نے چاہا کہ کھائیں، پھر وہی سائل آیا اور کہنے لگا "التوفیق شی عزیز" پیغمبر علیہ السلام نے پھر وہی سیب سائل کو دے دیا، اب علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور اسی سیب کو خرید کر پیغمبر علیہ السلام کے سامنے

بریلوی اقتدار احمد نعیمی بریلویت میں معتبر

بریلوی مولوی غلام حسن قادری دیکھئے اقتدار احمد نعیمی کو کیا القابات لگا رہا ہے نام کے آگے،
" مُفتی ابنِ مُفتی " اور " مفّسر ابنِ مفّسر ".



تو نہ صرف انکے بلکہ ان کے رب کے بھی محبوب ہو جاؤ گے۔ (قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ) کیونکہ ان کا محبوب خدا کا محبوب ہے اور جس شئی کو وہ حقارت سے دیکھیں چاہے وہ شراب ہو یا کوئی اور چیز اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ کیلئے حرام کر دیتا ہے اور جس پر انکی نظر محبت پڑ جائے وہ پہاڑ بھی ہو تو پہاڑوں کا سردار اور جنتی۔ بلال ہو تو عاشقوں کا سردار۔ ابوجہل مردود ہے کیونکہ آقا کے قدموں میں نہیں آیا اور بلال محبوب ہے کیونکہ مصطفیٰ نے سینے سے لگایا۔ اللہ نے آپ کو داعی الی اللہ فرمایا ہے مرسلا الی اللہ نہیں فرمایا کیونکہ داعی اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے اور مرسل صرف بھیج دیتا ہے۔ داعی کہتا ہے آؤ میرے ساتھ فلاں کے پاس لے چلوں اور مرسل کہتا ہے چلے جاؤ فلاں کے پاس۔

(مفتی ابن مفتی، مفسر ابن مفسر مفتی اقتدار احمد نعیمی کے خطاب زینۃ المساجد گوجرانوالہ سے اقتباس)

تعارف خدا جل جلالہٗ بذریعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف اپنے محبوب علیہ السلام کے ذریعے کروایا ہے اور تعارف عیب والی شئی کے ذریعے نہیں بلکہ کمال والی شئی سے کرایا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف زمین و آسمان اور عرش و فرش کے ذریعے نہ کرایا کہ میں وہ اللہ ہوں جس نے زمین بنائی آسمان بنایا یا سورج و چاند بنائے کیونکہ ان میں پھر بھی کوئی نہ کوئی عیب نکالا جا سکتا تھا کہ چاند سورج کو گرہن لگ گیا ہے، زمین بنجر و بے آباد ہے، پھول مرجھا جاتا ہے فرمایا: ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ۔ وہ وہ (اللہ) ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا۔ اب تلاش کرتے پھرو عیب ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گا۔

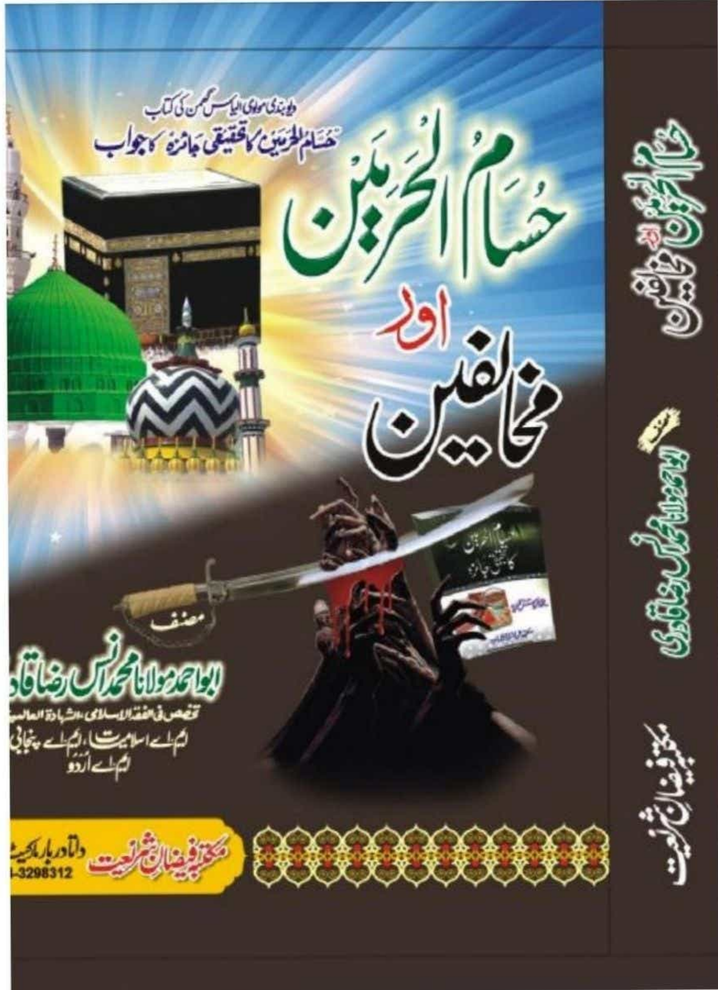
ہے جہاں میں جن کی چمک دمک
ہے چمن میں جن کی چہل پہل
وہی اک مدینے کا چاند ہے
سب انہی کے دم سے بہار ہے

ذکرِ مصطفیٰ اور نعرۂ رسالت:

نعرۂ تکبیر لگانا اگر ... (... دیکھو ا) تو یہ بھی نہ بھولو کہ نعرۂ

بریلوی اقتدار احمد نعیمی بریلویت میں معتبر

بریلوی مولوی انس رضا قادری کیسے اقتدار احمد نعیمی کا دفاع کر رہا ہے اور اقتدار احمد نعیمی کو سُنّی عالم بھی تسلیم کر رہا ہیں۔



ترجمہ جائز ہے۔لیکن ترجمہ سے خارج اپنے بیان میں اس کو انہیں الفاظ سے ذکر کرنا ممنوع ہے۔"

(فتاوی شارح بخاری ،جلد 1،صفحہ 362،مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

نیازی صاحب نے جوذنب کا ترجمہ گناہ کرنے کو بے ادبی کہا ہے یہ ان کا ذاتی مؤقف ہے، جمہور علماء کا وہی مؤقف ہے جوشارح بخاری قبلہ شریف الحق امجدی صاحب نے بیان کیا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے متعلق اہل سنت کا مؤقف

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) اہل سنت حنفی بریلویوں کے نزدیک بزرگ ہستی ہیں۔کسی سنی عالم نے ان کو ہرگز وہابی یا گستاخ کا الزام نہیں دیا۔البتہ سنی عالم دین مفتی اقتدار نعیمی صاحب نے ایک دوجگہ ان پر معمولی سا طعن کیا ہے جو کہ ان کا اپنا نظریہ تھا۔اس کی وجہ بھی وہی بنی کہ شاہ ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے جو بعض خطائیں کی تھیں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اگرچہ ان سے اتفاق نہیں کیا لیکن کچھ معمولی سا رنگ چڑھ گیا تھا لیکن جب اس دور کے علماء نے ان کا رد کیا تو آپ نے رجوع کرلیا۔ایسا اکثر ہوجاتا ہے کہ بڑے بڑے علماء پر بھی تھوڑا بہت طعن ہوجاتا ہے۔گھمن صاحب نے چونکہ ثابت کرنا تھا کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اہل سنت حنفی بریلوی نے ناقابلِ اعتبار ہے اس لئے انہوں نے اپنے دعویٰ پر فقط ایک دلیل دی جس میں بھی کوئی سخت حکم نہیں تھا۔

گھمن صاحب لکھتے ہیں:

اب آیئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی طرف:۔مولوی عمر اچھروی شاہ ولی اللہ پر کئی الزام لگاتے ہیں:۔

(1) اپنے والد کا عطیہ کھو بیٹھے۔

(2) بزرگوں کی شان میں ہتک آمیز کلمات کہے۔

(3) انبیاء واولیاء کی توہین کی۔

(4) وہابی ہوچکا ہے۔

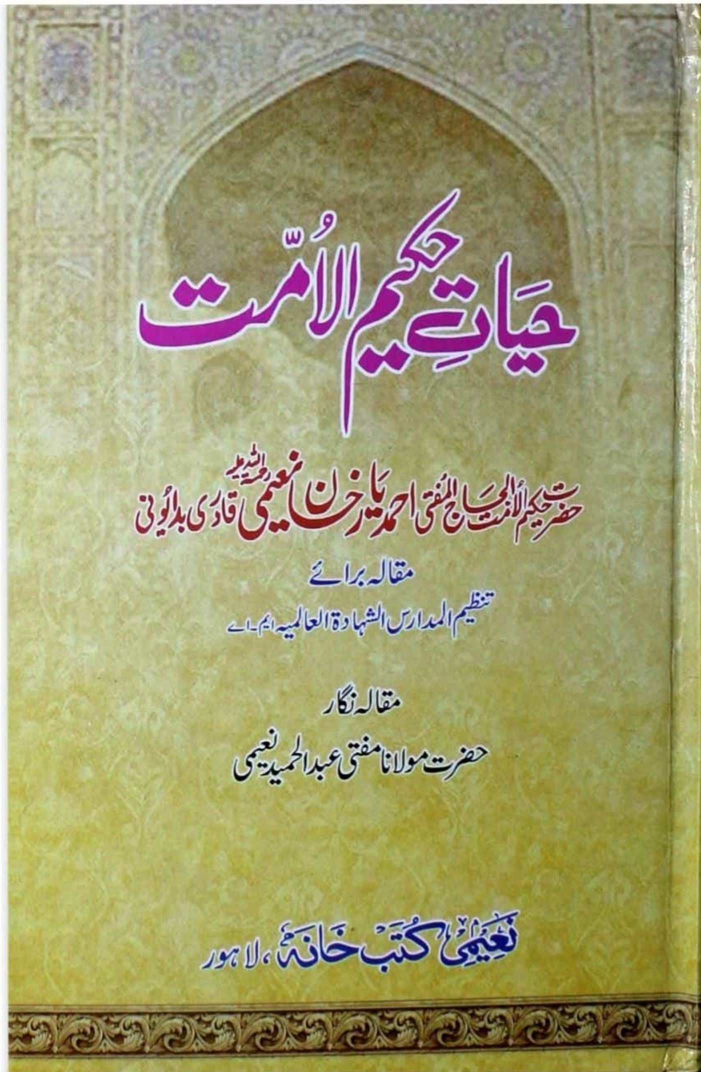
(5) تمام علماء نے فتویٰ کفران پر صادر کیا۔

(6) بڑی مذہبی مجرم تھے۔

(7) ان کے اثرات شاہ عبدالعزیز پر بھی تھے۔ملخصا،مقیاس حنفیت ،صفحہ 577،578۔

بریلوی اقتدار احمد نعیمی بریلویت میں معتبر

اقتدار احمد نعیمی کی علمی قابلیت بریلوی مولوی کی گواہی،
" چھوٹے صاحبزادے (اقتدار احمد نعیمی) بیک وقت مدرس
تھے، مُفتی تھے، محدّث تھے، مصنف تھے اور بہترین قِسم کے
مفسر تھے، فقید المثال مقرّر تھے"۔



اور حضرت مولانا عبدالرزاق نعیمی کے بھی دو بیٹے ہیں ایک کا نام حیدر علی خان نعیمی ہے اور دوسرے کا نام طیب علی خان نعیمی ہے حفظھما اللّٰہ تعالٰی۔

خیال رہے کہ محمد عبدالرزاق نعیمی صاحب مدظلہ نے بھی اپنے والد ماجد سے ہی کچھ علوم متداولہ سیکھے ہیں۔

دلی دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب نعیمی مدظلہٗ کو ہمت عطا فرمائے کہ وہ تفسیر نعیمی مکمل کر سکیں، اپنے عظیم المرتبت دادا جان کی روح کو خوش کر سکیں، اپنے والدگرامی کی آرزو کو پورا کر سکیں آمین بجاہ النبی الامین ﷺ و اتباعہ اجمعین الی یوم الدین۔

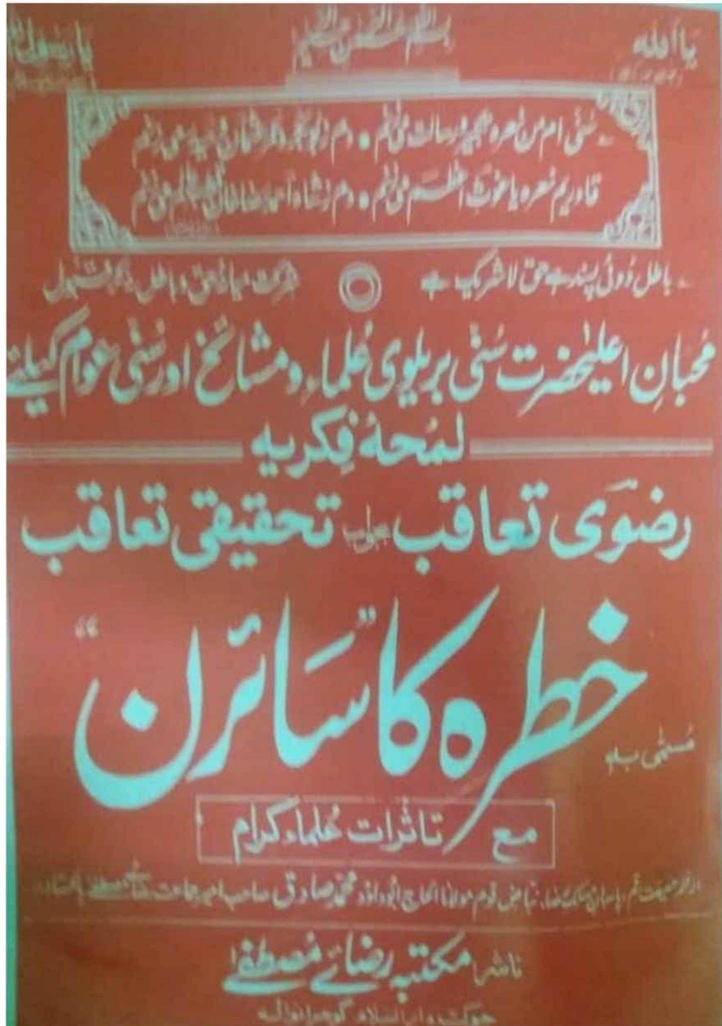
اولاد کی تربیت:

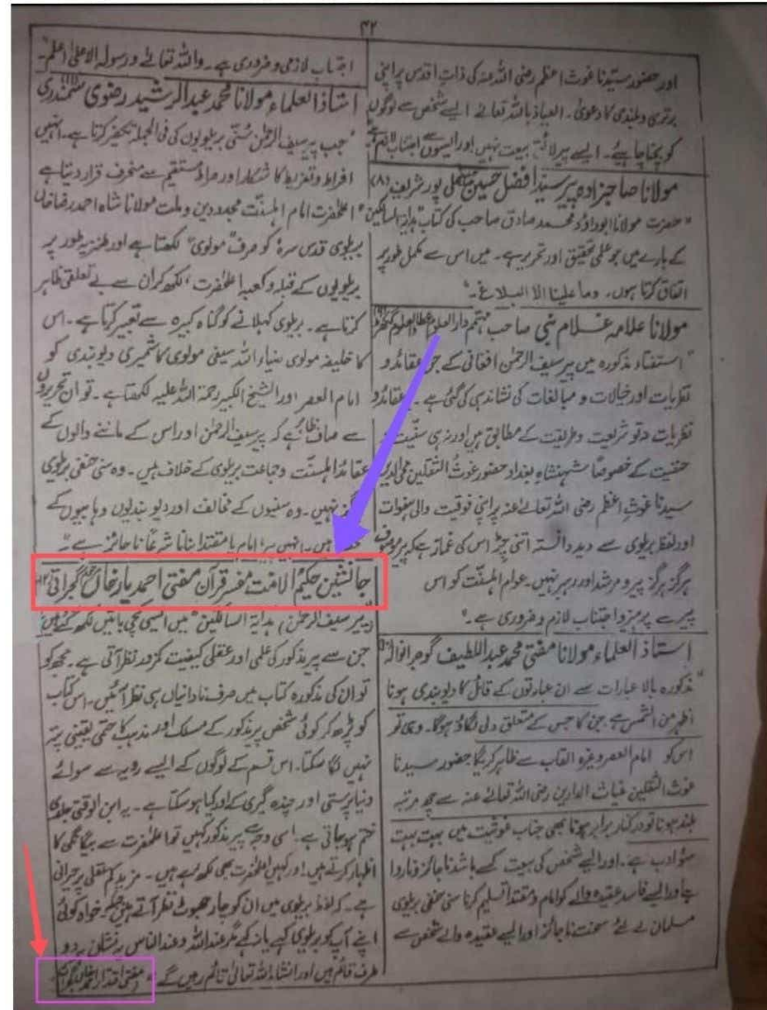
آپ نے اپنی اولاد کی تربیت بہت اعلیٰ طریقے سے کی، آپ کے دو بیٹے تھے دونوں کو خود درس نظامی کرایا، فتوی نویسی سکھلائی، بڑے صاحبزادے بیک وقت عالم دین تھے مفتی تھے، مدرس تھے مصنف تھے، اور اعلیٰ قسم کے خطیب تھے، یہ سب حکیم الامت علیہ الرحمۃ کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ اللہ نے ان پر انعام و اکرام کیے چھوٹے صاحبزادے بھی بیک وقت مدرس تھے، مفتی تھے، محدث تھے، مصنف تھے اور بہترین قسم کے مفسر تھے، فقید المثال مقرر تھے۔

حکیم الامت علیہ الرحمۃ کے پیش نظر صرف یہ فرمان عالی شان تھا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ لان یُوَدّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیرٌ لَہٗ من اَنْ یتصدَّقَ بصَاعٍ کہ کوئی آدمی اپنے بچوں کو ادب کی تعلیم دے یہ ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کھانے کا فائدہ تو کچھ دیر ہوگا پھر وہ کھانا اور اسکا فائدہ ختم ہو جائیں گے، لیکن نیک بات، ادب و تربیت اور علم سکھانے کا فائدہ اور ثمرہ ہمیشہ جاری رہے گا، لہٰذا مال اعمال سے ہرگز بہتر نہیں بلکہ اعمال مال سے افضل ہیں ایک اور حدیث مبارک ہے سرکار علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں ما نحل والدٌ وَلَدَہٗ من نحل افضل من ادب حسن ٥ کہ کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا عطیہ، تحفہ نہ دیا جو اچھے ادب سے بہتر ہو، خلاصہ یہ کہ بچوں کو دیندار، متقی اور صاحب علم بنانا بہت اچھا ہے دین و دنیا میں نفع مند ہے مال و دولت وغیرہ تو دنیا میں ہی کام آئیں گے لیکن یہ چیزیں قبر

بریلوی اقتدار احمد نعیمی بریلویت میں معتبر

بریلوی ابو داؤد مُحمّد صادق نے اقتدار احمد نعیمی کو " جانشین حکیم الامت مفتی احمد یار خاں گجراتی " جیسے القاب سے اپنی کتاب میں لکھ کر اقتدار احمد نعیمی کی بات کو نقل کی ہیں جیسے کہ آپ ملاحظہ فرمائیں،





اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذاتِ اقدس پر اپنی برتری وبلندی کا دعویٰ۔ العیاذ باللہ تعالیٰ ایسے شخص سے لوگوں کو بچنا چاہیے۔ ایسے پیر لائق بیعت نہیں اور ایسوں سے اجتناب الزم ہے۔

مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین ... پور شریف (۸)

"حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی کتاب "ہدایۃ السالکین" کے بارے میں جو علمی تحقیق اور تحریر ہے۔ میں اس سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ۔"

مولانا علامہ غلام نبی صاحب مہتمم دار العلوم عطاء العلوم گکھڑ (۹)

"استفتاء مذکورہ میں پیر سیف الرحمٰن افغانی کے جو عقائد و نظریات اور خیالات و مبالغات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ عقائد و نظریات نہ تو شریعت وطریقت کے مطابق ہیں اور نہ ہی سنیت حنفیت کے خصوصاً شہنشاہِ بغداد حضور غوث الثقلین محی الدین سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی فوقیت والی ہفوات اور لفظ بریلوی سے دیدہ دانستہ اتنی چڑ اس کی غماز ہے کہ پیر موصوف ہرگز ہرگز پیر و مرشد اور رہبر نہیں۔ عوام اہلسنّت کو اس پیر سے پرہیز و اجتناب لازم و ضروری ہے۔"

استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبد اللطیف گوجرانوالہ (۱۰)

"مذکورہ بالا عبارات سے ان عبارتوں کے قائل کا دیوبندی ہونا اظہر من الشمس ہے۔ جن کا جس کے متعلق دل لگاؤ ہوگا۔ وہی تو اس کو امام العصر وغیرہ القاب سے ظاہر کریگا۔ حضور سیدنا غوث الثقلین غیاث الدارین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مرتبہ بلند ہونا تو درکنار برابر ہونا بھی جناب فوقیت میں بیعت بہت سوءِ ادب ہے۔ اور ایسے شخص کی بیعت کسے باشد ناجائز وناروا ہے اور ایسے فاسد عقیدہ والے کو امام و مقتدا تسلیم کرنا سنی حنفی بریلوی مسلمان کے لئے سخت ناجائز اور ایسے عقیدہ والے شخص سے اجتناب لازمی و ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم۔"

استاذ العلماء مولانا محمد عبد الرشید رضوی سمندری

"جب پیر سیف الرحمٰن سُنّی بریلویوں کی فی الجملہ تکفیر کرتا ہے۔ انہیں افراط و تفریط کا شکار اور صراطِ مستقیم سے منحرف قرار دیتا ہے "اعلیٰحضرت امام اہلسنّت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کو صرف "مولوی" لکھتا ہے اور طنزیہ طور پر بریلویوں کے قبلہ و کعبہ اعلیٰحضرت "لکھ کر ان سے بے تعلقی ظاہر کرتا ہے۔ بریلوی کہلانے کو گناہ کبیرہ سے تعبیر کرتا ہے۔ اس کا خلیفہ مولوی ضیاء اللہ سیفی مولوی کاشمیری دیوبندی کو امام العصر اور الشیخ الکبیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے۔ تو ان تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ پیر سیف الرحمٰن اور اس کے ماننے والوں کے عقائد اہلسنّت و جماعت بریلوی کے خلاف ہیں۔ وہ سنی حنفی بریلوی ہرگز نہیں۔ وہ سنیوں کے مخالف اور دیوبندیوں وہابیوں کے ... ہیں۔ انہیں سر امام یا مقتدا بنانا شرعاً ناجائز ہے۔"

جانشین حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں گجراتی (۱۱)

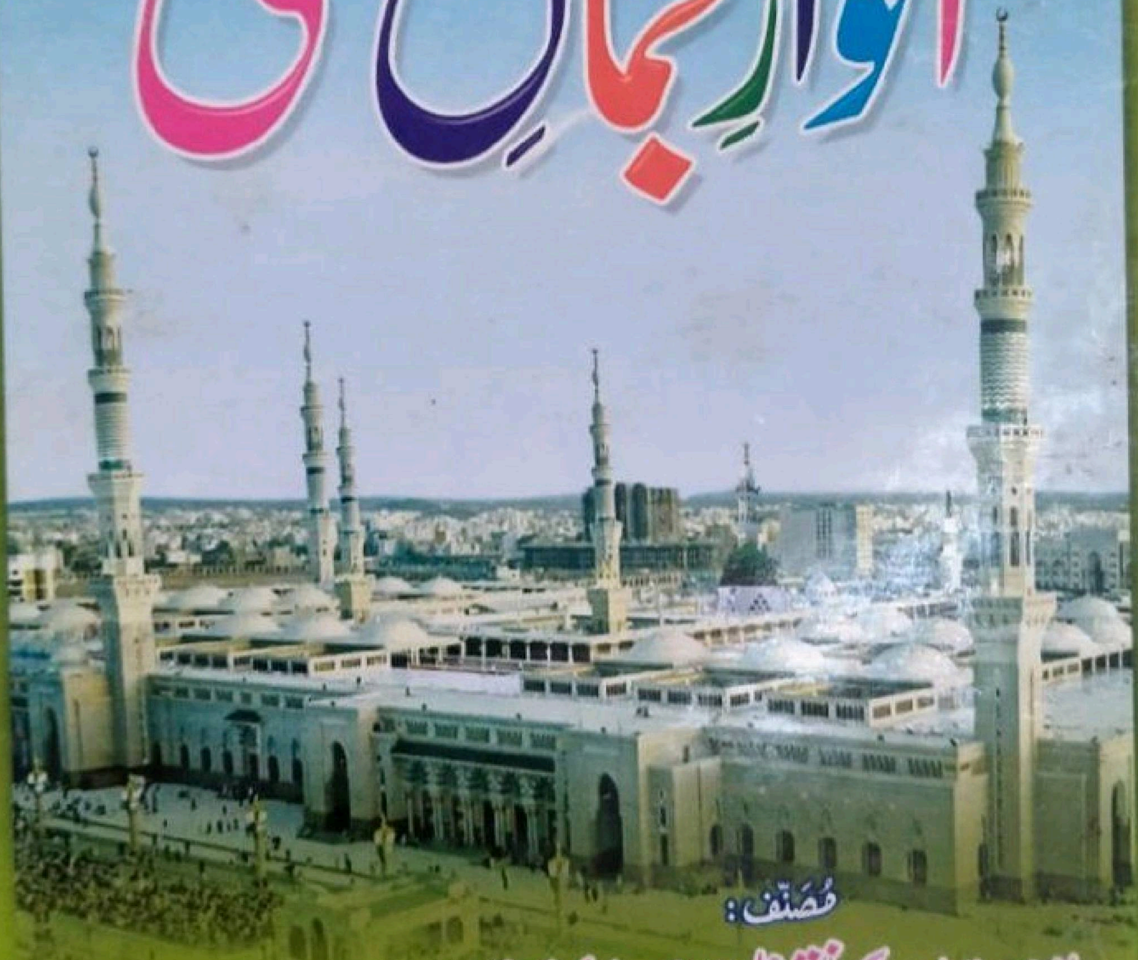
"پیر سیف الرحمٰن "ہدایۃ السالکین" میں ایسی بھی باتیں لکھ گئے ہیں جن سے پیر مذکور کی علمی اور عقلی کیفیت کمزور نظر آتی ہے۔ مجھ کو تو ان کی مذکورہ کتاب میں صرف نادانیاں ہی نظر آئیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر کوئی شخص پیر مذکور کے مسلک اور مذہب کا حتمی یقینی پتہ نہیں لگا سکتا۔ اس قسم کے لوگوں کے ایسے رویہ سے سوائے دنیا پرستی اور چندہ گیری کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ ان کی الوقتی جلد ختم ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے پیر مذکور کہیں تو اعلیٰحضرت سے بیگانگی کا اظہار کرتے ہیں اور کہیں اعلیٰحضرت بھی لکھ رہے ہیں۔ مزید کم عقلی پر حیرانی ہے۔ کہ لفظ بریلوی میں ان کو چار جھوٹ نظر آتے ہیں حالانکہ خواہ کوئی اپنے آپ کو بریلوی کہے یا نہ کہے مگر عند اللہ و عند الناس یہ نسلوں سے دو طرف قائم ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قائم رہیں گے۔"

مفتی اقتدار احمد نعیمی گجراتی

حضور سیدِ عالم ﷺ کے

اوصافِ جمیلہ، کمالاتِ جلیلہ

انوارِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ



مصنف:

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خان بریلوی قدس سرہ العزیز

والد ماجد امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

اعظم کی پیروی کرو بل وجو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا اس نے ربقہ اسلام کا اپنی گردن سے نکال ڈالا طریقہ محمدیہ میں رسالہ امام قشیری سلم سے نقل کرتے ہیں کہ سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سوا پیروی محمد ﷺ کے سب راہیں بند ہیں جاہل قرآن وحدیث سے پیروی کے قابل نہیں اس واسطے کہ مذہب صوفیہ کا مقید بقرآن وحدیث ہے اور حضرت سری سقطی قدس سرہ سے منقول ہے کہ صوفی وہ ہے کہ نور معرفت اس کے تقویٰ میں خلل نہ ڈالے کوئی بات لاف شریعت کے نہ کہے اپنی زور کرامت سے حرام شرعی کو حلال نہ ٹھہرائے اور سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کسی کو بزور کرامت ہوا پر اڑتے دیکھو اگر شریعت پر قابو نہیں اسے کامل نہ سمجھو ایک شخص مشہور بکرامت تھا آپ اس کے پاس گئے اس نے قبلہ کی طرف تھوکا فوراً لوٹ آئے اور اس سے کلام تک نہ کیا اور فرمایا یہ شخص آداب شریعت سے واقف نہیں۔ خدا کو کیا پہچانے گا ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو بات میرے دل میں آتی ہے اس کو شریعت پر پیش کرتا ہوں اگر قرآن و حدیث کے مطابق پاتا ہوں مانتا ہوں ورنہ وسوسہ نفس کا سمجھتا ہوں ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد کرتے ہیں کہ نشانی محبت خدا کی یہ ہے کہ افعال واخلاق وامر ونہی میں محمد رسول ﷺ کی پیروی کرے۔ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں محمد ﷺ نے مجھ سے خواب میں فرمایا کہ چار باتوں نے تجھے اسرار سے خبردار اور اپنے امثال سے افضل کر دیا۔ خدمت صالحین اور محبت آل واصحاب رضی اللہ عنہم اور خیر خواہی اہل اسلام اور اتباع سنت ابوسعید حزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو باطن ظاہر کے خلاف ہے باطل ہے محمد بن فضل کہتے ہیں کہ چار گروہ اسلام کو کھو دیں گے ایک وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور نہیں کرتے۔ دوسرا نہیں جانتے کرتے ہیں تیسرا جو کچھ کرتے ہیں اسے نہیں سیکھتے چوتھے وہ لوگ کہ اوروں کو کرنے سے روکتے ہیں۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین گروہ دین ومذہب کو بدلتے ہیں۔ سلاطین اور فقرا اور علماء خواجہ بسطام رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب سر میرا آسمان وزمین اور بہشت ودوزخ سے گزر کر فضائے پا احدیث میں پہنچا دیکھا تو خودی موجود تھی فریاد کی الٰہی اس کا کیا علاج ہے۔ حکم ہوا محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر ان کے خاک قدم کا سرمہ اپنے چشم امید میں لگا جب اس بلا سے نجات پائے گا۔ مشائخ اسے معراج بایزید کہتے ہیں خواجہ جنید رحمۃ اللہ کو وقت انتقال کے ایک مرید نے وضو کرایا داڑھی میں خلال کرنا بھول گیا آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے داڑھی میں پھیر دیا اور اس سنت کو بھی ادا کر لیا۔ اخبار الاخیار شیخ نصیر الدین قدس سرہ مجلس میں بیٹھے تھے کہ راگ اور مزامیر شروع ہوئے آپ اٹھ کھڑے ہوئے لوگوں نے کہا بیٹھے فرمایا خلاف سنت ہے کہا آپ کے پیر سنتے ہیں فرمایا دلیل کتاب وسنت

سے چاہئے نہ قول وفعل پیر سے جب یہ خبر حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی۔ فرمایا نصیر الدین سچ کہتا ہے مولانا ضیاء الدین حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کو ہمیشہ راگ سننے کی ممانعت کرتے ان کے انتقال کے وقت عیادت کے واسطے تشریف لے گئے۔ مولانا نے اپنی پگڑی بھیج دی کہ اسے آپ کے قدموں تلے بچھا دو آپ نے اسے چوم کر سر مبارک پر رکھ لیا جب مولانا نے انتقال فرمایا کہا یہ شخص حامی شریعت تھا افسوس کہ اب کوئی آدمی ایسا نہ رہا جو دین کی حمایت کرے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی دانست میں کوئی سنت ترک نہ کی سوا اس کے لوگوں نے مجھے سوار ہو کر ......تاریخ بلاد خانی میں لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ سے خواب میں ارشاد کیا تو میرے دین کا مددگار ہے اور ایک سنت میری سنتوں سے یعنی نکاح کو چھوڑتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی سنت کو ترک نہ کرتے یہاں تک کہ مکہ ومدینہ کی راہ میں ایک درخت کے تلے حضرت نے قیلولہ فرمایا تھا جب اس طرف سے گزرتے آپ بھی قیلولہ کرتے۔ صوفیہ فرماتے ہیں کہ آج جو راہ شریعت پر ثابت قدم ہے قیامت کے دن صراط پر قائم رہے گا اور جو خط مستقیم شرع سے ذرا بھی جاتا ہو جائے گا جس قدر چلے گا مرکز ومقصد سے دور ہوتا جائے گا۔ ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی۔ کیں راہ کہ تو میروی بتر کتانست۔ شیخ شہاب الدین احمد مغربی برنسی قواعد الطریقۃ فی الجمع بین الشریعۃ میں نقل کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے اپنے مرید سے کہا پانی ٹھنڈا کر کہ ٹھنڈا پانی تہہ دل سے شکر نکالتا ہے اس نے عرض کیا کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے برتن پر دھوپ آ گئی نہ اٹھا اور فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے حظ نفس کے لئے پانی کا برتن اٹھاؤں فرمایا وہ صاحب حال ہیں ان کی پیروی نہیں ہو سکتی۔ مشائخ طریقت نے اجماع کیا ہے کہ اگرچہ اہل سکر وجذب معذور ہیں مگر راہ سالم یہ ہے کہ شریعت پر استقامت رکھے اور اسرار تحید وغیرہ ظاہر نہ کرے منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے جب دعویٰ انا الحق کیا اور علماء ومشائخ میں انکے معاملہ میں اختلاف واقع ہوا جریر رحمۃ اللہ علیہ نے انکے حبس وضرب کا اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے قتل کا فتویٰ دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کے حق میں میرا قتل ہی بہتر ہے تا اوروں کو عبرت ہو ایک روز خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خبر پہنچی کہ تین دن سے نوری نے کچھ نہیں کھایا اللہ اکبر اللہ اکبر وجد میں کہتے ہیں۔ فرمایا نماز کا کیا حال ہے کہا نماز کے وقت ہوش میں آ جاتے ہیں پھر بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ فرمایا الحمد للہ حال ان کا صحیح ہے اور خلاف شرع سے محفوظ ہیں۔ اے عزیز جب کہ خدا اور رسول ﷺ شریعت کی پیروی کا حکم دیں اور اس کے خلاف کو باطل اور ضلالت اور موجب ہلاک فرمائیں اور مقتدایان صوفیہ اور پیشوایان دین نجات حقیقی اس کے